جمعرات | 19- ستمبر 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 213 | جمعرات 5 جمادی الاول - 1417ھ 19 تبوک 1375ہش 19 ستمبر 1996ء

اطاعت میں ہوائے نفس کو ذبح کردینا ضروری ہوتا ہے

اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگرہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں ہوائے نفس کو ذبح کردینا ضروری ہوتا ہے بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب لوگ حد سے زیادہ دنیا میں دل لگاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے بے پروائی اختیار کرتے ہیں تو انہیں متنبہ کرنے کے لئے عذاب نازل ہوتا ہے۔ دیکھو طاعون کیسی تباہی ڈال رہی ہے۔ ایک کو دفن کرکے آتے ہیں تو دوسرا جنازہ تیار ہوتا ہے۔

یاد رکھو کہ بت پرستی' انسان پرستی' مخلوق پرستی کی سزا آخرت میں ہے۔ مگر شوخیوں' بدمعاشیوں' ظلم و تعدی غفلت اور اہل حق کو ستانے اور دکھ دینے کی سزا اسی دنیا میں دی جاتی ہے۔ نوح کے وقت جو عذاب آیا اگر خدا تعالیٰ کے رسول کو نہ ستاتے تو وہ عذاب نہ آتا۔ یہ شوخی پر اس لئے عذاب آتا ہے کہ "ایک چور دوسرا چتر" دنیا دار المکافات نہیں۔ اس میں دست بدست سزا صرف اسے ملتی ہے جو بدمعاشی کرے۔ جو شرافت کے ساتھ گناہ میں گرفتار ہو تو اس کی سزا آخرت میں ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 443)

خدا کی خاطر بدیوں کو چھوڑ کر نیکیوں کو اختیار کرنا اصل چیز ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جہاں تقویٰ کے ساتھ سچائی کے ساتھ دل کا ایک جذبہ مختلف امکانات سے گزرتا ہوا آخر ایک فیصلے تک پہنچتا ہے اور وہ ایک ایسے اخفاء کا فیصلہ ہے جس میں اور کوئی دنیا کا انسان اس سے باخبر نہیں ہوتا یہ وہ سر ہے جو اس کی نیکی کو حاصل ہوا جو ہر چیز سے چھپ گئی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں یہ اس شخص کو زیبا ہے اور اسی کو اس کی توفیق ہے جس کی نظر میں ہمہ وقت خدا موجود ہے۔ یہ ہے وہ اہم نکتہ جس کو سمجھے بغیر آپ اس نیکی کی نقل بھی ماریں گے تو نیکی کو ضائع کردیں گے۔ اگر انسان کلیتاً اپنی نیکی کو ہر دوسرے وجود سے چھپالے تو اس سے بڑا پاگل پن کوئی نہیں سوائے اس کے کہ اس وجہ سے چھپایا گیا ہو کہ جس کی خاطر ہے جو ہمہ وقت حاضر ہے اس کی نظر میں آچکی ہے اور مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ اب کوئی اور اس کو دیکھے یا نہ دیکھے۔ پس ہمہ وقت خدا کے وجود کا تصور اور اس کی حاضری ہی ہے جو سر کو نیکی بنا دیتی ہے۔ اور یہ سر جب نیکی بنتا ہے تو ایک سر نہاں بن کر جو اللہ کے عشق اور اللہ کی محبت کا سر ہے اور اس کے دل کو روشن کردیتا ہے۔ اچانک اس سر میں سے ایک اور سر جاگ اٹھتا ہے وہ اللہ کی ایسی محبت کا سر ہے جو خدا کو اس سے ہے' اس کو خدا سے ہے۔ دنیا میں کوئی بھی اس کا شریک نہیں' کسی کو علم نہیں ہوتا کہ یہ محبت کیسے پیدا ہوئی' کیا ہے' کیا اس کی حقیقت ہے اور کس عالی مرتبے تک خدا اس محبت کے ذریعے اس کو پہنچا دے گا۔

یہ جو صورت حال ہے یہ چند مالی پیسوں کی قربانی کے تعلق میں بیان ہو رہی ہے لیکن آپ دیکھیں اس کا کتنا وسیع مضمون ہے۔ زندگی کی ہر نیکی کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ ہر انسانی جذبے پر یہ بات چھائی ہوئی ہے۔ "اس کے ساتھ ایک صافی تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔" یہ الفاظ (حضرت

باقی صفحہ 7 پر

سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اظہار تشکر

○ محترم میجر (ر) عبد القادر صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ کے انتقال کی خبر روزنامہ الفضل مورخہ 96-7-31 کو شائع ہوئی۔ خاکسار مورخہ 96-8-8 کو ربوہ سے راولپنڈی چلا گیا تھا۔ وہاں سے واپسی پر 96-9-7 کو ہوئی۔ اس دوران بہت سے دوستوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط گھر اور دفتر کے پتہ پر موصول ہو چکے تھے جن کے جواب بوجہ ربوہ سے غیر حاضری خاکسار نہ دے سکا اب ان کے جوابات ممکن نہیں رہے۔ اس اعلان کے ذریعہ خاکسار ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس مشکل وقت میں خاکسار سے اظہار ہمدردی فرما کر خاکسار کے غم کو بانٹنے کی سعی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

بیت المہدی بم دھماکہ کے زخمی

۱۔ مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب - نائب صدر عمومی
۲۔ مکرم شفیق احمد صاحب دار الیمن
۳۔ مکرم غلام دین صاحب سکول ٹیچر شاہ کوٹ
۴۔ مکرم مقبول احمد صاحب کارکن ناصر دواخانہ
۵۔ مکرم عبد الستار صاحب کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ
۶۔ مکرم انور احمد صاحب ولد محمد سرفراز احمد صاحب
۷۔ مکرم اظہر احمد صاحب ولد بشیر احمد صاحب خادم بیت المہدی
۸۔ مکرم محمد اسلم صاحب یو بی ایل
۹۔ مکرم محمود احمد صاحب کارکن راجہ ہومیو پیتھی
۱۰۔ مکرم بشارت احمد صاحب کارکن دفتر صدر عمومی
۱۱۔ مکرم غلام علی صاحب کیپ میکر گولبازار
۱۲۔ مکرم ریحان علی صاحب
۱۳۔ مکرم فتح محمد صاحب ابن مکرم عبد الرشید صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

19- تبوک 1375 ھش   19 - ستمبر 1996ء

خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کا خوف

بظاہر تو یہ بات عجیب سی لگتی ہے کہ دل میں کسی کی محبت بھی ہو اور اس سے خوف بھی ہو۔ لیکن اگر انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا جائے تو یہ بات کوئی عجیب بھی نہیں۔ محبت ہوتی ہے مثبت کاموں کے لئے اور خوف ہوتا ہے منفی کاموں سے بچنے کے لئے۔ جس شخص کے ساتھ محبت ہو اس کے متعلق اچھے اچھے خیالات دل میں آتے ہیں۔ اس کے متعلق اچھی اچھی باتیں کرنے کو جی چاہتا ہے۔ اور یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے کہ وہ ناراض ہو جائے۔ یہ دراصل خوف ہے جو محبت کے ساتھ مل کر انسان کو سیدھی راہ پر رکھ سکتا ہے۔ انسان انسانوں سے محبت کرے یا خدا سے محبت کرے۔ محبت اور خوف دونوں متوازی چلتے ہیں یعنی محبت کو اچھے کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور خوف کو برے کاموں سے بچنے کے لئے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ خوف ویسا خوف نہیں جیسے انسان کسی خونخوار جانور کو دیکھ کر اس سے بچتا ہے اور اس سے بھاگ نکلتا ہے۔ یہ وہ خوف ہے جو انسان کو قریب سے قریب تر کر دیتا ہے۔ اور وہ اس لئے کہ اس کے دل میں جذبہ یہ ہے کہ وہ کوئی منفی بات نہ کر بیٹھے۔

خدا تعالیٰ سے تعلق میں یہ دونوں باتیں خاص طور پر زیر نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت بھی کریں اور اس سے ڈریں بھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ محبت کریں اور اس کے احکام پر عمل کریں۔ اس کی بات مانیں۔ اس کی خوشنودی حاصل کریں۔ اس کو خوش رکھنے کی کوشش کریں اور ڈریں اس بات سے کہ ہمارا یہ محبوب جو ہمیں سب سے زیادہ پیارا ہے۔ ہماری کسی خامی یا کسی کوتاہی کی وجہ سے ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ یہ بھی دراصل محبت ہی کا ایک رنگ ہے۔ منفی بات سے بچنا بالکل اسی طرح ہے جس طرح مثبت بات کرنے کا دل میں جذبہ پیدا ہونا۔ پس خدا تعالیٰ سے تعلق میں ہمیں ان دونوں باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ مثبت کام کرتے ہوئے بھی خدا تعالیٰ کی محبت بڑھنی چاہئے اور منفی کاموں سے بچنے کے لئے بھی ہمارے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پہلے سے زیادہ ہوتی چلی جانی چاہئے۔ اگر ہم اس بات کا خیال رکھیں تو یقیناً خدا تعالیٰ بھی ہم سے محبت کرے گا۔ وہ اس لئے بھی ہم سے محبت کرے گا کہ ہم اس سے محبت کرتے ہوئے مثبت کام کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہوئے منفی کاموں سے بچتے ہیں اور یہ دونوں باتیں انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب لے جاتی ہیں۔ پس محبت اور خوف کو ایک ہی جذبے کے دو پہلو قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں دراصل اپنے محبوب کی خوشنودی کا باعث ہوتی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"کوئی طریق ایسا نہیں جو گناہ سے پاک کر سکے بجز اس کامل معرفت کے جو کامل محبت اور کامل خوف کو پیدا کرتی ہے۔ اور کامل محبت اور کامل خوف یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں۔ کیونکہ محبت اور خوف کی آگ جب بھڑکتی ہے تو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ اور یہ پاک آگ اور گناہ کی گندگی کی آگ دونوں جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔ غرض انسان نہ بدی سے رک سکتا ہے اور نہ محبت میں ترقی کر سکتا ہے جب تک کہ کامل معرفت اس کو نصیب نہ ہو اور کامل معرفت نہیں ملتی جب تک کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے زندہ برکات اور معجزات نہ دیئے جائیں"

اس ارشاد میں کامل محبت اور کامل خوف کی طرف متوجہ کرتے ہوئے اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ ایسا کرتے ہوئے انسان کو کامل معرفت نصیب ہو جانی چاہئے۔ یہ ہمارا اپنا کام ہے کہ ہم یہ اندازہ لگاتے رہیں کہ خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کا خوف ہمیں کس طرف لے جا رہا ہے۔ ہمیں معرفت کی کن منزلوں تک پہنچا رہا ہے۔ اور کیا ہمارا یہ سفر ہمارے لئے خدا تعالیٰ سے زندہ برکات اور معجزات حاصل کرنے میں مدد دے رہا ہے۔

اک پرِ کاہ سے بڑھ کر نہیں میری وُقعت
میں ہواؤں میں اُڑا پھرتا ہوں بے بس ہو کر
تھام لے کوئی تو تھم جانے کا امکان تو ہے
آپ اُڑتا ہے نہ رکتا ہے کبھی یہ احقر

ابوالاقبال

کرم الٰہی ظفر

عاشق تھا ایک عشق میں جاں سے گذر گیا
چُپ چاپ اس جہاں سے وہ آشفتہ سر گیا
جس معرکہ میں اُس نے گذاری تمام عمر
اُس معرکہ سے ہو کے مظفّر، ظفر گیا
گھر سے نکل کے ایک دن ارضِ وطن سے دُور
ایسا گیا کہ پھر کبھی واپس نہ گھر گیا
رونق فروز جا ہُوا غیروں کی بزم میں
اپنوں کی محفلیں مگر ویران کر گیا
کشتی کو جدّوجہد کے دریا میں ڈال کر
طوفاں سے کھیلتا ہوا اُس پار اتر گیا
اک رات اک سفر پہ چلا تھا وہ جس طرف
چلتا رہا وہ اس طرف تا بہ سحر گیا
گُم ہو گیا کہیں وہ نمودِ سحر کے ساتھ
لے کر کہیں وہ پھر نیا عزمِ سفر گیا
شائد دیارِ غیر کی مٹی بتا سکے
آیا تو تھا ادھر مگر آکر کدھر گیا
خوشبو بکھیر کر تری گلیوں میں عمر بھر
ہسپانیہ! وہ عطر فروش آج مر گیا

عبدالمنان ناہید

یوم تحریک جدید

4- اکتوبر 96ء بروز جمعہ منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ

سال رواں 1996ء کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 4- اکتوبر 96ء بروز جمعہ منایا جائے اور جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 4- اکتور کو یوم تحریک جدید نہ منایا جا سکے تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "جلسہ یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔ مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

یہ مضمون جو میں نے چند لفظوں میں بیان کیا ہے یہ اتنا مشکل ہے' اتنا وسیع ہے' اتنا محنت طلب ہے' اتنا صبر چاہتا ہے کہ محض چند فقروں میں یہ مضمون سن کر آپ پوری طرح سمجھ بھی نہیں سکتے کہ اس میں کیا کیا دقتیں ہوں گی۔ سب سے بڑی مشکل' سب سے بڑی دقت میں یہ محسوس کرتا ہوں اور ہر جگہ یہ میں نے دیکھی ہے کہ صبر کم ہے۔ اسی لئے (کلام الٰہی) بار بار صبر کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ ایک نصیحت کی جاتی ہے اور بظاہر وہ نصیحت سننے کے بعد سننے والوں کی طبیعتوں میں ایک بڑا نمایاں ولولہ دکھائی دینے لگتا ہے۔ بظاہر دل ارادے باندھتے ہوئے نظر آتے ہیں اور بظاہر محسوس یہ ہوتا ہے کہ سننے والوں کا دماغ تائید کر رہا ہے کہ ہاں یہ ہونا چاہئے۔ مگر ہوتا یہ ہے کہ چند دنوں کے اندر اندر وہ ارادے بھی سو جاتے ہیں' وہ دل کے ولولے بھی بیٹھ جاتے ہیں اور عام سی کیفیت ہو جاتی ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں پھر ایک آواز پڑے گی تو پھر کوشش کر لیں گے۔ اس وقت سمجھ میں آتا ہے کہ (اس پر قائم رہ) کا مضمون کیا معنی رکھتا ہے' کیسا عظیم الشان کلام ہے اور کیسی گہری نظر انسانی نفسیات پر رکھنے والا خدا ہے جس کا یہ کلام ہے۔ بظاہر آرام سے ایک چھوٹا سا حکم دے دیتا ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ اس میں کیا ہے۔ بچوں کو (عبات) کے لئے ہی کہنا ہے وہ ہم کہہ دیں گے۔ لیکن فرمایا (۔) خبردار یاد رکھنا کہ یہ آسان کام نہیں ہے۔ مستقل مزاجی کے ساتھ روزانہ کہتے چلے جانا بہت ہی مشکل کام ہے۔ ویسے ہی طبیعت ایک بات کہتے کہتے تھک جاتی ہے اور پھر روزانہ اپنے بچوں پر نظر رکھنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اپنی بیویوں کو ہمیشہ توجہ دلاتے رہنا' بار بار ان پر نظر رکھنا اور روزانہ اس کام میں مشغول رہنا یہ بہت مشکل کام ہے۔ آپ کر کے دیکھیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ (کلام الٰہی) نے کیوں اس طرف توجہ دلائی؟ نظام جماعت کے مختلف حصوں یعنی مختلف تنظیموں سے میرا گہرا تعلق رہا ہے۔ بچپن میں اطفال الاحمدیہ سے' پھر خدام الاحمدیہ سے' پھر انصار اللہ سے میں منسلک رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرماتا رہا ہے کہ میں ہر جگہ (عبادت) کے التزام اور قیام کی کچھ نہ کچھ کوشش کروں۔ میں نے یہ دیکھا ہے کہ ہمارے اچھے سے اچھے کارکن میں بھی صبر کے لحاظ سے ابھی بہت گنجائش موجود ہے کہ وہ اپنی صبر کی حالت کو بہتر بنائیں۔ صبر کا مضمون بہت وسیع ہے۔ مستقل مزاجی بھی صبر کا ایک حصہ ہے۔ ہمارے کارکنوں میں استقلال کے لحاظ سے ابھی بہت کمی پائی جاتی ہے۔ ہمارے اچھے سے اچھے کارکن بھی چند دن جوش کے ساتھ کام کرتے ہیں اس کے بعد پھر آہستہ آہستہ تھک کر چھوڑ دیتے ہیں یہ طریق درست نہیں۔ (عبادت) تو وہ آخری چیز ہے جس سے آپ کو تھکنا نہیں چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ اس میں آپ کے لئے تھکنے کی کوئی گنجائش نہیں۔

(کلام الٰہی) میں سب سے زیادہ زور (عبادت) پر ہے سارے (کلام الٰہی) میں (تزکیہ مال) سے پہلے (عبادت) ہے۔ (تزکیہ مال) کا مضمون بھی آگے بہت وسعت اختیار کر جاتا ہے' اس کی طرف آئندہ توجہ دلاؤں گا۔ ہر جگہ ایمان کے بعد سب سے پہلے (عبادت) کا ذکر ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب میں کسی نہ کسی شکل میں (عبادت) موجود رہی ہے۔ (کلام الٰہی) کے بیان کے مطابق ہر نبی (عبادت) پر زور دیتا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ (عبادت) حفاظت کرتی ہے۔ (عبادت) ایک ساتھ دینے والا مربی ہے۔ جس شکل میں بھی کسی قوم نے خدا کی عبادت کی تھی ہر نبی نے سب سے زیادہ زور اس عبادت پر دیا تھا۔ اور انسانی پیدائش کا ہے بھی یہی مقصود جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی میں نے تو جنوں اور انسانوں کو کسی اور مقصد سے پیدا ہی نہیں کیا سوائے اس کے کہ وہ میری عبادت کریں۔ اور (یہ) عبادت کا معراج ہے یعنی عبادت کی جو رسمی شکل ہے وہ تو ظاہری (عبادت) ہے۔ ہم نے پھر اس کو قائم کر کے اس کو مغز اور روح سے بھرنا ہے۔ ہم نے کئی طریق سے اس پر غور کرنا ہے کہ کس طرح ہم اپنی (عبادات) میں زیادہ حسن پیدا کریں۔ پھر ہم نے دوسروں کو بھی سمجھانا ہے۔ شائد آپ کو کبھی خیال نہ آیا ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ میں سے اکثریت ایسی ہے جن کو یہ پتہ نہیں کہ میرے بچوں کو (عبادت) ترجمہ کے ساتھ آتی بھی ہے یا نہیں۔ انہیں یہ معلوم کرنے کا کبھی خیال نہیں آتا بعض لوگ دوسروں کو ڈھونڈتے ہیں کہ وہ ان کے بچوں کو (عبادت) کا ترجمہ سکھا دیں۔ جن کو خیال آتا ہے وہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جی ہمارے پاس (عبادت) سکھانے کا کوئی انتظام نہیں ہے اس لئے ایک مربی بھیجا جائے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ (عبادت) سکھانا اور پڑھانا مربیوں کا کام ہے حالانکہ (کلام الٰہی) بتاتا ہے کہ یہ والدین کا کام ہے۔ گھر سے شروع کرو اور پھر مستقل مزاجی کے ساتھ (عبادت) کو قائم کر کے دکھاؤ۔ یہ عجیب سوال ہوتا ہے کہ بچوں کو (عبادت) سکھانے کے لئے مربی بھجوایا جائے۔ میں حیرت سے دیکھتا ہوں کہ اگر تمہیں خود (عبادت) نہیں آتی تو پہلے اپنی فکر کرو۔ بچوں کی بات کیوں کرتے ہو پہلے تو خود (عبادت) سیکھو۔ اور اگر خود (عبادت) آتی ہے تو مربی کا کیا انتظار کرتے ہو خود سکھاؤ اپنے بچوں کو (عبادت) انسانی تخلیق کا جو اولین مقصد ہے اس سے کیوں محروم رہ رہے ہو اور کیوں انتظار کر رہے ہو کہ کوئی آئے گا تو ہمیں سکھا دے گا۔ اتنے مربی نہ جماعت کے پاس ہیں نہ یہ ممکن ہے کہ مربی دوسرے سارے کام چھوڑ دیں اور اگر وہ دوسرے سارے کام چھوڑ بھی دیں اور صرف (عبادت) سکھانے ہی کا کام کریں تب بھی پورے نہیں ہوں گے۔ (کلام الٰہی) بڑا حکیمانہ کلام ہے۔ وہ واقعاتی بات کرتا ہے خیالی اور فرضی بات نہیں کرتا۔ اس نے یہ ذمہ داری مربی پر نہیں ڈالی بلکہ ہر خاندان کے سربراہ پر ڈالی ہے۔ وہ ہر خاندان کے سربراہ سے کہتا ہے کہ تم (عبادت) سکھانے کی کوشش کرو یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق بھی یہی بتایا کہ وہ بڑی خوبیوں کا مالک تھا' وہ اپنی اولاد کو اپنے اہل و عیال کو مستقل مزاجی کے ساتھ (عبادت) کی طرف توجہ دلاتا رہتا تھا۔

پس جماعت احمدیہ کا اس وقت سب سے اہم کام عبادت کو قائم کرنا ہے۔ صرف ان معنوں میں نہیں کہ ظاہراً کوئی (عبادت) پڑھنی شروع کر دے بلکہ اس کے اندر مغز اور روح کو بھی بھرنا ہے اور جب تک بچپن سے (عبادت) کا ترجمہ ساتھ نہ سکھایا جائے اس وقت تک انسان (عبادت) پڑھتے وقت ساتھ کے ساتھ (عبادت) کے معنی اپنے اندر جذب نہیں کر سکتا۔ ہم اپنی زبان میں سوچتے ہیں اور اگر غیر زبان سیکھ بھی لیں تب بھی عملاً ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ کر رہے ہوتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ بعد میں بہت مہارت پیدا ہو جائے ورنہ شروع میں ہر انسان جو غیر زبان سیکھتا ہے وہ بولتے ہوئے بھی سنتے ہوئے بھی ساتھ ساتھ تیزی سے اس کا ترجمہ کر رہا ہوتا ہے۔ انسانی کمپیوٹر خدا تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ بعض دفعہ محسوس نہیں ہوتا مگر عملاً یہی ہو رہا ہوتا ہے۔ غیر زبان میں براہ راست خود سوچنا یہ بہت مہارت کے بعد آتا ہے۔ اسی لئے (عبادت کرنے) والوں کی بھی کئی قسمیں اس پہلو سے بن جاتی ہیں۔ (عبادت کرنے) والوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جن کو (اس) کا ترجمہ آتا ہی نہیں۔ جب ان کو ترجمہ ہی نہیں آتا تو وہ سوچیں گے کیا بچارے' پھر کچھ وہ ہیں جن کو ترجمہ آتا ہے لیکن جب تک پہلے عربی الفاظ پڑھ کر پھر ساتھ ہی ان کا ظاہراً ترجمہ نہ کریں' پوری بات کو دماغ میں نہ دہرائیں اس وقت تک ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اور جن کو (عبادت) آتی ہے ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو بغیر محسوس کئے (عبادت) پڑھتے ہیں انہیں یہ خیال ہی نہیں آتا کہ میں نے جو (عبادت) پڑھی ہے اس کا ترجمہ میں نے

ایک اچھی بات

اگر ہم اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کو مقدم کر لیں گے تو کبھی دنیا میں ذلیل اور خوار نہیں ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے لئے غیرت ہوتی ہے۔

محسوس کیا ہے کہ نہیں۔ وہ (عبادت) پڑھتے نہیں بس اس میں سے گزر جاتے ہیں۔ پھر کچھ اور ہیں جن کو مہارت ہو جاتی ہے ان کے اندر ساتھ کے ساتھ ترجمہ خود بخود جذب ہونے لگ جاتا ہے لیکن ان کی توجہ بکھر جاتی ہے۔ بار بار توجہ بکھرنے کی وجہ سے (عبادت) میں بہت سے حصے خلاء کے رہ جاتے ہیں۔ یہ ساری باتیں کسل کی حالت کو ظاہر کرتی ہیں۔ کسل کی یہ حالت (عبادت) کی کوالٹی (کیفیت) پر اثر انداز ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے اگر سو فیصدی بھی ایک جماعت (عبادت گزار) ہو جائے اور پانچ وقت کی (عبادت گزار) ہو جائے بلکہ (فجر سے قبل کی عبادت) بھی پڑھنا شروع کر دے تب بھی ہم ظاہری نظر سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ (عبادت) قائم ہو گئی ہے کیونکہ اور بہت سے مراحل ہیں جن کی تکمیل ضروری ہے لیکن آغاز بہرحال ترجمہ سے ہو گا یعنی (عبادت) کے اندر مغز پیدا کرنے کے لئے ہم ترجمہ پہلے سکھائیں گے جبھی دیگر امور کی طرف متوجہ کر سکیں گے۔

ترجمہ سکھانے کے لئے باہر کی دنیا میں اور بھی بہت سے ذرائع موجود ہیں مثلاً وڈیو عام ہے اس طرح آڈیو کیسٹس ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بچوں کو ترجمہ سکھانے کے لئے ماں باپ کا ذاتی تعلق اور دلچسپی ضروری ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وڈیو کے اوپر آپ فلم بنا دیں اور ہم اپنے بچوں کو پکڑا دیں گے اور بے فکر ہو جائیں گے کہ ان کو (عبادت) آنی شروع ہو گئی ہے۔ یہ درست نہیں۔ عبادت کا تعلق محبت سے ہے اور محض رسمی طور پر ترجمہ سکھانے کے نتیجہ میں کسی کو عبادت نہیں آئے گی۔ وہ ماں باپ جن کو (عبادت) سے پیار ہو جن کا دل عبادت میں ہو جب وہ بچے سے ذاتی تعلق رکھتے ہوئے اسے ترجمہ سکھاتے ہیں تو بچہ اپنے ماں باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھ رہا ہوتا ہے' ان کے دل کی گرمی کو محسوس کر رہا ہوتا ہے' ان کے جذبات سے اس کے اندر بھی ایک ہیجان پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر وہ (عبادت) سکھائیں تو ان کا (عبادت) سکھانے کا انداز اور ہو گا چنانچہ قادیان کے زمانے میں مجھے یاد ہے کہ بہت سے نیک لوگ اس طرح ماؤں کی گود میں نیک بنے۔ ماؤں نے ان کو بڑے پیار اور محبت سے (عبادات) سکھائیں اور ہمیشہ کے لئے ان کی یادیں ان کے دلوں میں ڈوب گئیں اور جم گئیں ان کے خون میں بہنے لگیں۔ ان کے لئے (عبادت) فطرت

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صادق ایڈووکیٹ- لندن

جرائم - ان کی روک تھام

اگرچہ دنیا کی اصلاح کے لئے بہت سے لوگوں نے کام کیا جو اپنا کام پروردگار عالم کی منشا اور ہدایت کے مطابق انجام دے کر اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ بایں ہمہ دنیا میں بے شمار ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اپنی عاقبت کو سنوارنے کے لئے کسی پیرومرشد کا سہارا لیتے ہیں۔ تاہم یہ دنیا وہ ہے جہاں جرائم کی تعداد شب و روز بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ کتنے ہی مذاہب اس وقت دنیا میں موجود ہیں جو تعلق باللہ کا سبق دیتے ہیں۔ نیک اور صالح بننے کے گر سکھاتے ہیں۔ انسان کو انسانیت سے حسن سلوک' پیار محبت' شفقت' ہمدردی اور رواداری کا درس دیتے ہیں۔ جس نے یہ دنیا بنائی اس کے آگے جھکنے' اس کا نام جپنے' اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور اسی سے مدد مانگنے پر زور دیتے ہیں۔ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو اپنے مذہب پر کماحقہ' عمل کرتے ہیں۔ لیکن اس دنیا میں اکثریت ایسے لوگوں کی بھی ہے کہ وہ اپنے مذہب پر عمل کریں یا نہ' برے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں' نیک کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ نہ صرف انسانیت سے ہمدردی جتاتے ہیں' پیار محبت کرتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کو بھی کم و بیش اسی نگاہ سے دیکھتے ہیں تاہم یہاں اس دنیا میں انسانیت کے لبادہ میں ایسے لوگ بھی پرورش پاتے ہیں جو ہر آن اپنے شکار کی گھات میں رہتے ہیں جن کی سوچ کا رخ جرائم کی طرف مائل رہتا ہے۔ اکثر اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب کبھی ایسے لوگ اپنی کمان سے زہر آلود تیر اپنے شکار کی طرف پھینکتے ہیں تو کوئی ایسا شخص بھی گھائل ہو جاتا ہے جو دراصل ان کے تیر کا نشانہ نہیں ہوتا۔ یہ دنیا یہ عارضی رہنے کی جگہ جرائم سے بھری پڑی ہے۔ جرائم کی بھی بہت سی اقسام ہیں۔ قتل و غارت' چوری ڈاکہ' زنا' زنا بالجبر' مار پیٹ' اغوا' دھوکا وغیرہ وغیرہ ان جرائم کی روک تھام کے لئے مختلف ممالک کی حکومتوں نے بہت سے قوانین وضع کر رکھے ہیں۔ بعض ممالک میں قانون کو سختی سے لاگو رکھا جاتا ہے لیکن بعض ممالک ایسے بھی ہیں جہاں قانون تو موجود ہوتے ہیں مگر ان پر عمل کی رفتار اتنی سست ہوتی ہے کہ جرائم پیشہ لوگوں کو کھلی چھٹی ہوتی ہے کہ وہ اپنا کام بھی کریں اور قانون کے ہاتھ بھی ان کے دامن کو چھو نہ سکیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا کسی مذہب سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اگر کسی مذہب سے تعلق ہوتا بھی ہو تو وہ درحقیقت مذہب کے اصولوں سے قطعی ناشناس ہوتے ہیں۔ مذہب سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر کوئی ایمان نہیں رکھتے۔ ہر مذہب اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے وجود کے زندہ ہونے کا قائل ہے۔ کوئی مذہب اس کو رام رام کر کے پکارتا ہے۔ کوئی اللہ تعالیٰ کوئی پرماتما' کوئی کسی اور نام سے۔ ایسا خدا' پروردگار' ہر نیک آدمی کے دل میں بستا ہے۔ جتنے جرائم پیشہ لوگ ہوتے ہیں ان کے دل اللہ تعالیٰ کے وجود سے خالی ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی محبت' اس کا خوف ان کے دل میں ہو تو وہ کبھی جرم نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور خوف ہی دو ایسی چیزیں ہیں کہ اگر یہ چیزیں انسان کے دل میں پیدا ہو جائیں تو کوئی انسان گناہوں کے نزدیک نہیں جا سکتا۔ یہ ایک عام فہم اور اصول کی بات ہے کہ انسان جن اشیاء سے ڈرتا ہے ان سے پرہیز کرتا ہے۔ مثلاً جانتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے اس لئے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ اگر کسی کو یہ خبر ہو کہ فلاں جگہ سانپ ہے تو اس راستہ سے گریز کرتا ہے۔ اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ڈرے اور اس کو یہ یقین ہو جائے کہ گناہ ایک ایسا زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ ایک ایسا کام ہے جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے بلکہ سخت سزا دیتا ہے تو ہرگز کبھی گناہ کرنے کی جرأت نہ کرے۔ پس ایسے لوگوں کی اصلاح قانون کی لاٹھی سے اس قدر نہیں ہو سکتی جتنی اصلاح اچھی تربیت اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں جاگزیں کرنے سے ہو سکتی ہے۔ قانون کا سہارا اگرچہ لیا جائے۔ جرم کرنے والے کو جرم کے مطابق سزا دی جاوے مگر سزا کا یہ مطلب نہ ہو کہ وہ جیل میں چکی پیسے۔ بان کی رسیاں بنائے۔ بھاری سلاسل پہن کر کال کوٹھڑی میں زندگی کے دن کاٹے کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسی سزاؤں کے باوجود جیل کی سلاخوں کے پیچھے تن تنہا سالہا سال رہنے والے لوگ پھر بھی جرم کرنے سے باز نہیں آتے۔ وہاں سے وہ پاک زندگی گزارنے کا سبق سیکھ کر نہیں آتے بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جیل کی سلاخوں میں رہنے والے اور بھی نڈر ہو جاتے ہیں نئے سے نئے طریقے جرم کرنے کے وہاں سے سیکھ کر آتے ہیں۔ جیل کی بیڑیاں' وہاں کی پابندیاں' وہاں کی سختیاں ایسے لوگوں کے لئے سبق آموز نہیں بنتیں۔ اگر جیلوں میں' کال کوٹھڑیوں میں سلاخوں کے پیچھے زیادہ توجہ ان کی اصلاح کی طرف دی جائے۔ ان کو توحید کا سبق دیا جائے۔ اخروی زندگی کا پتہ ان کو بتایا جائے۔ پروردگار عالم کا خوف اور ڈر ان کے دل میں بٹھایا جائے تو ایسے لوگوں میں یقیناً ایک نئی روح پیدا ہو گی۔ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک شخص توحید کا ماننے والا ہو تاہم بغض' کینہ' حسد' ریا' چوری چکاری قتل و غارت فریب اور دھوکے کے بت اس کے دل اس کے وجود میں ہوں۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک شخص توحید کا قائل ہو' اس کا ڈر اس کا خوف اس کے دل میں جگہ بنا لے مگر اس کا دل پھر بھی تکبر' خودپسندی' ریاکاری' عداوت۔ بخل نفاق و بدعہدی کو اپنے اندر جگہ دے۔ اسی طرح ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے اور اس سے بہتری کی دعا مانگنے کا سبق دیا جائے۔ یہ بھی ان کو باور کرایا جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی وہ ہستی ہے جو بڑا ہی رحیم و کریم غنی ہے' بے نیاز ہے' ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ وہی ہے جو مصائب و مشکلات کے وقت' اگر نیک نیتی سے اسے پکارا جائے' تو وہ قریب ہو کر سنتا ہے۔ انسان کو مصائب اور مشکلات سے نکالتا ہے۔ وہ شہ رگ کے قریب ہے۔ اندھے اور بے بہرہ ہیں وہ لوگ جو مشکل کے وقت' تکلیف اور دکھ کے وقت اس کی یاد میں محو نہیں ہوتے اس سے مدد نہیں مانگتے۔ گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خوف الٰہی دل میں پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی یقیناً ہماری معبود ہے' محبوب اور مقصود ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کو اسی وقت پا سکتے ہیں جب ہم ہر قسم کی برائیوں سے پاک ہو جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین رکھنا بھی بڑی بات ہے۔ یقین بھی یقین کامل۔ جس میں یہ بات بھی شامل ہو کہ ہر انسان نے ایک نہ ایک دن اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہونا ہے۔ ایسا شخص جس کو کوئی نہ کوئی جرم کرنے کی دھت لگی ہے' نشہ ہے۔ ایسے شخص کو اس قسم کا احساس دلا دینا سب سے بڑی نیکی اور ایسے شخص کے لئے ایک قسم کی سزا ہو گی۔ ایسا شخص جس کو مذکورہ بات کا یقین ہو جائے وہ ہمیشہ سچ بولنے کی طرف راغب ہو جائے گا اور سچ بولنے والا کسی جرم کا عادی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص بھی سچ بولتا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ ایک قلعہ میں' ایک حصار کے اندر' جس کی دیواریں اتنی اونچی ہوتی ہیں کہ انسان کو کوئی گزند پہنچ نہیں پاتا یا دوسرے الفاظ میں ایک ننگی تلوار ہے اور جس شخص کو یہ یقین ہو کہ ایک تلوار میرے سر پر لٹک رہی ہے اگر میں فلاں کام کروں گا تو یہ میرا گلا کاٹ دے گی ایسی صورت میں کسی طرح ممکن ہو گا کہ وہ کسی بدی کا ارتکاب کرے۔ سچ بولنا بھی اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین کا دوسرا نام ہے۔ ایسے لوگوں کو جو مجرم ہوں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا سبق دیا جائے اس یقین کے ساتھ کہ وہ تذلل کی راہ اختیار کریں نیکی' ہمدردی' عفو کا راستہ اختیار کریں' توبہ اور استغفار کریں۔ کچھ گناہ غلطیاں کوتاہیاں حقوق اللہ کے بارہ میں ہوتی ہیں اور کچھ حقوق العباد کے بارہ میں۔ ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے اور سچے دل سے اقرار کرنا چاہئے کہ آئندہ وہ کسی قسم کا گناہ نہیں کریں گے۔ جس کو بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین ہے اس کو یہ بات بھی تسلیم ہے کہ اس کی ہستی غفور الرحیم ہے۔ وہ اپنے بندوں کے گناہوں کو توبہ اور استغفار کے نتیجہ میں بخش دیتا ہے۔ اس کی ہستی ستار ہے اور ستار ہونے کے ناطے وہ اپنے بندوں کے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہے۔ یہ سورج' یہ چاند' یہ دن اور رات' ندی اور نالے۔ دریا اور سمندر۔ جاندار اور بے جان چیزیں۔ کتنی مخلوق بے انتہا ہے اللہ تعالیٰ کی جو اس کا پتہ دیتی ہیں۔ کئی دفعہ ایک ماں اپنے بچے کو مارتی ہے اور دیکھنے والا کہتا ہے کہ وہ کیسی بے دردی سے مار رہی ہے مگر ایسا شخص ماں کی شفقت سے ناواقف ہوتا ہے۔ بعض اوقات بچے کو ذرا بھی درد ہو تکلیف ہو تو ماں ساری ساری رات اس کی دیکھ بھال میں' ہمدردی میں گزار دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی یہی چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق اس کے عذاب سے بچ جائے پھر اسی طرح بدی کا ترک کرنا بھی بڑی اچھی بات ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ نیکی کرنے کا راستہ بھی اختیار کرنا چاہئے۔ اور یہ راستہ بھی دعا کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ انسان پروردگار عالم کے سامنے جھکے۔ خطاؤں اور بدیوں سے بچنے کے لئے عاجزانہ رنگ میں دعا کا دامن پکڑ لے۔ انسان کی فطرت میں سب سے اول پاکیزگی ہوتی ہے۔ بدی کے راستے تو دنیا اس کو سکھاتی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ پانی چاہے کتنا گرم ابلتا ہوا' کھولتا ہوا اگر وہ آگ پر ڈالا جائے تو وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اس لئے دعائیں بھی مانگی جائیں تو رو رو کر۔ عاجزی اور انکساری کے ساتھ۔ تا اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سنے اور قبول فرمائے۔ جتنے بھی صاحب ایمان گزرے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کا یہی کہنا ہے کہ انسان جب رات کو سوئے تو یہ سوچے کہ اس نے دن بھر کیا اچھے کام کئے یا برے۔ اور پھر رات کو سوئے تو صبح اٹھنے کی امید نہ کرے اور صبح اٹھے تو اچھے کام کرنے کی نیت کرے تاہم رات تک زندہ رہنے کی امید نہ رکھے اگر یہ حالت ہو تو کس طرح کوئی شخص کسی گناہ کی طرف راغب ہو سکتا ہے۔ ہر انسان پر ہمیشہ اچھا زمانہ نہیں رہتا کبھی برا زمانہ بھی آ جاتا ہے جو اسے گوارا نہیں ہوتا۔ جبکہ دراصل وہی زمانہ اس کے لئے اچھا ہوتا ہے بشرطیکہ وہ صبر اور تحمل سے بسر کرے اس زمانہ میں توبہ و استغفار کرے جناب حسن بصریؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کس وقت غمگین ہوتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ جب کوئی غم نہیں ہوتا۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو اشخاص ملزموں کی یا مجرموں کی دیکھ بھال کرتے ہیں یا کسی جرم کی تحقیق کرتے ہیں یا اگر انسان قید کاٹ رہا ہو تو اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں تو وہ اپنے فرائض منصبی میں نہ صرف شدت کا رنگ بھرتے ہیں بلکہ طرح

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

چوہدری نصیر احمد- کینیڈا

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب

ہمارے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق چیف ریڈیو آفیسر سفینہ حجاج کراچی مورخہ 21- اگست 1996ء کو صبح آٹھ بج کر بیس منٹ پر کینیڈا کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ آپ کا جنازہ بروز ہفتہ بتاریخ 24- اگست 1996ء بیت السلام ٹورانٹو کے احاطہ میں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر جماعت کینیڈا نے پڑھایا۔ دوست احباب کثیر تعداد میں کینیڈا اور امریکہ کے دور دراز کے شہروں سے جنازہ کے لئے تشریف لائے۔ امیر صاحب امریکہ صاجزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی ہدایت پر جماعت احمدیہ امریکہ کی نمائندگی میں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے بھی جنازہ میں شرکت کی۔

مکرم چوہدری صاحب 5 جولائی 1922ء کو بمقام ساعیلہ تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام میاں محمد ابراہیم تھا۔ اور آپ مکرم چوہدری محمد اسماعیل خالد صاحب سابق مینجر احمدیہ سٹیٹس سندھ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کے نانا حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب کھاریاں کے اولین رفقاء میں سے تھے جن کا نام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب انجام آتھم میں خصوصی رفقاء کی لسٹ میں دوسرے نمبر پر درج فرمایا ہے۔ اور آئینہ کمالات .... میں ایک سو گیارہ نمبر پر درج فرمایا ہے۔

چوہدری صاحب نے اپنی بیوہ کے علاوہ اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مربی سلسلہ حال امریکہ آپ کے بڑے بیٹے ہیں۔ آپ کے ایک چھوٹے بھائی چوہدری لئیق احمد صاحب ایڈووکیٹ آجکل آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔

مکرم چوہدری صاحب نہایت متقی، پرہیزگار اور عبادات کے پابند شخص تھے۔ آپ کو احمدیت سے حقیقی عشق تھا۔ امامت احمدیہ کے فدائی تھے۔ دعوت الی اللہ کا جذبہ رگ رگ میں بھرا ہوا تھا۔ سفینہ حجاج میں ملازمت کے دوران افریقہ کے ایک ملک مڈغاسکر میں گئے اور وہاں دعوت الی اللہ کا موقع ملا جس کے نتیجہ میں وہاں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 1983ء کے ایک خطبہ میں اس واقعہ کا بیان بطور مثال کے کیا اور تحریک کی کہ احباب جماعت کو اس طرح دعوت الی اللہ کرنی چاہئے۔

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے اپنی عملی زندگی کا آغاز 1938ء میں کیا جب آپ نے اس وقت برٹش نیوی میں شمولیت اختیار کی۔ پاکستان کے قیام کے بعد آپ پاکستان نیوی میں منتقل ہو گئے۔ اور 1958ء تک پاکستان نیوی میں ملازم رہے۔ اس کے بعد آپ نے پاکستان کی مرچنٹ نیوی میں ملازمت شروع کی اور ایک لمبا عرصہ سفینہ حجاج پر بطور چیف ریڈیو آفیسر متعین رہے۔ آپ 1983ء میں اپنے بچوں کے ہمراہ کینیڈا میں نقل مکانی کر کے آگئے اور اپنی وفات تک کینیڈا میں ہی مقیم رہے۔

کینیڈا میں آپ نے اپنی دینی مصروفیات زور شور سے جاری رکھیں۔ پہلے نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ پھر نیشنل سیکرٹری وصایا اور گزشتہ چند سالوں سے نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ پر فائز تھے اور نہایت احسن انداز میں اپنی ذمہ داریوں کو نبھایا۔ جس وقت آپ کو دل کا حملہ ہوا اس وقت آپ احمدیہ مشن ہاؤس ٹورانٹو کے دفتر میں رشتہ ناطہ کی ایک فائل پر کام کر رہے تھے۔ اس طرح آپ نے اپنے عہد وفا کو حقیقی طور پر اپنے آخری سانس تک نبھایا۔ اور دم نکلنے تک جماعتی خدمت ہی کرتے رہے۔ آپ کو دل کا پہلا حملہ 1976ء میں کراچی میں ہوا۔ ڈاکٹروں نے دل کے اپریشن کا مشورہ دیا تو پھر 1984ء میں کینیڈا میں دل کا بائی پاس اپریشن کروایا۔ اور پھر بارہ سال تک نہایت فعال زندگی گزاری۔ درمیان میں 1993ء میں دسمبر کے ماہ میں دوبارہ دل کا حملہ ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر شفا بخشی۔

مورخہ 20- اگست 1996ء بروز منگل صبح ٹورانٹو مشن ہاؤس میں مکرم امیر صاحب کینیڈا سے ملاقات کے لئے گئے تو وہاں دل کا حملہ ہوا۔ آپ کو ہسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹر رات بھر اپنی سعی ناکام کرتے رہے مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی 21- اگست کی صبح آٹھ بج کر بیس منٹ پر جان اپنے خالق کے حضور پیش کر دی۔ آپ موصی تھے۔ تدفین جماعتی انتظام کے تحت ٹورانٹو مشن ہاؤس کے ایک قریبی قبرستان میں ہوئی۔ احباب جماعت سے آپ کے درجات کی بلندی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ آپ کے عزیزوں اور رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دیگا۔

دعا اور دعوت کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا اور اسکا کمال اور موثر ہونا اس وقت ہوتا ہے جب انسان کمال درد دل اور قلق اور سوز کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرے اور اسکو پکارے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تعارف

ماہنامہ "البصیرت"

خصوصی ایڈیشن

انگلستان کی احمدیہ جماعت بریڈ فورڈ کی طرف سے گزشتہ بیس سال سے شائع ہونے والے ماہنامہ البصیرت کی خصوصی اشاعت جو بیسویں جلد کے ساتویں شمارے پر مشتمل ہے اس وقت پیش نظر ہے۔ دبیز کور، سفید کاغذ، جلی کتابت اور رنگا رنگ تصاویر سے مزین یہ رسالہ اور اس کے ترتیب دینے والے طبع کرنے والے اور شائع کرنے والے احباب قابل ستائش ہیں۔ کور کے دائیں طرف مینارے کی تصویر ہے جسے دیکھ کر ہمیں 1939ء کی جوبلی کا منظر سامنے آگیا۔ کیونکہ اس وقت بھی قادیان کے مینارے کو اسی طرح روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ اور وہ ایک عجیب دلکش منظر پیش کرتا تھا۔ کور کے بائیں طرف البصیرت کے مختلف شماروں کے ٹائٹل اس بات کے مظہر ہیں کہ یہ پرچہ کن حالات سے گزرتا ہوا کس کس طرح شائع ہوتا رہا۔ دائیں طرف کے کور کی اندرونی جانب ایڈیٹوریل بورڈ کی تصویر ہے اور ایڈیٹوریل بورڈ کے نام ہیں عبدالباری ملک صدر جماعت احمدیہ بریڈ فورڈ سعید احمد انور (اردو) غلام نبی ظفر (انگریزی) مولانا طاہر صلبی علاقائی عربی۔

اردو حصہ میں جشن تشکر کے عنوان سے اداریے کے بعد حضرت امام جماعت الرابع کا 96-3-31 کا تحریر کردہ مکرم عبدالباری ملک صاحب کے نام مکتوب ہے۔ سلام و دعا کے بعد آپ نے فرمایا:-

"آپ کا خط ملا۔ اللہ آپ کو دونوں جہان کی حسنات سے نوازے۔ اپنی رضاء کی دائمی جنت نصیب کرے۔ آپ کے رزق اور کاروبار میں برکت ڈالے اور سب نیک مرادیں اپنے فضل سے پوری کرے۔

پیغام تو میں خطبات وغیرہ میں دیتا رہتا ہوں۔ ان سے خود ہی چن لیا جائے۔ تصویر اللہ نے چاہا تو آپ کو بھجوا دی جائے گی"

اس خط میں نہ صرف مکرم عبدالباری ملک صاحب کے لئے پیغام موجود ہے اور وہ یہ کہ حضرت صاحب کے خطبات میں سے پیغام خود ہی چن لیا کریں بلکہ یہ بات ساری جماعت کے لئے ایک خاص اہم پیغام کی حیثیت رکھتی ہے ہم سب کا فرض ہے کہ حضرت صاحب کے خطبات میں سے ہر وہ بات جو پیغام کہی جاسکتی ہے۔ اسے اپنی نوٹ بک میں درج کر لیا کریں تاکہ تمام پیغامات بیک وقت ہمارے سامنے آسکیں۔

اس مکتوب کے بعد ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ اور مکرم عبدالحفیظ کھوکھر صاحب کے پیغامات ہیں۔ اور ان پیغامات کے بعد حضرت امام جماعت الرابع کے خطبات کے اقتباس۔ حضرت صاجزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کا ایک مضمون بھی شامل اشاعت ہے جس میں 1991ء میں حضرت صاحب کے دورہ بھارت کے بعد جماعت کی ترقی کے ادوار پیش کئے گئے ہیں۔ اس کے آگے ایڈیٹر روزنامہ الفضل کی ایک نظم ہے اور مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب کا بیت الفضل لندن کے متعلق ایک مضمون جسے آپ نے دین حق کی نشأۃ ثانیہ میں ایک اہم سنگ میل کے عنوان سے تحریر فرمایا۔ اس مضمون کے بعد مکرم امین اللہ خان صاحب سالک کی ایک نظم ہے۔ اور اس کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کا ایک مضمون ترک وطن کے بعد عالمگیر جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات۔ یہ مضمون خاصا ایمان افروز اور معلومات سے پر ہے۔ اس کے بعد محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ کی تین نظمیں شامل اشاعت ہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق محترم ناصر احمد صاحب امینی سیکرٹری دعوت الی اللہ بریڈ فورڈ کا ایک مضمون ہے جو اردو حصے کی آخری تحریر ہے۔

انگریزی حصے میں کور کے اندر بریڈ فورڈ جماعت کی مجلس عاملہ اور خدام الاحمدیہ بریڈ فورڈ کی مجلس عاملہ کی رنگین تصاویر دی گئی ہیں۔ اداریہ کے بعد پیغامات ہیں جن میں سے پہلا پیغام امیر صاحب، یو کے آفتاب احمد خان صاحب کا ہے اور دوسرا پیغام مسٹر عبدالباری ملک صدر انجمن احمدیہ جماعت بریڈ فورڈ کا ہے۔ ان دو پیغامات کے بعد دو مزید پیغامات ہیں۔ ایک اظہر حنیف صاحب جو امریکہ میں احمدیہ جماعت کے مربی ہیں اور ایک حامد کریم محمود صاحب کا جو پولینڈ میں احمدیہ جماعت کے مربی ہیں۔ اور ایک پیغام حنیف ہینڈرکس (Hendiricks) جن کا تعلق احمدیہ جماعت ہالینڈ سے ہے۔ ان پیغامات کے بعد البصیرت کے بیس سالہ اشاعت کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس جائزے کے بعد دعوت الی اللہ گائیڈ عابد احمد صاحب نے پیش کی ہے جو لیڈز اور سپن ویلی جماعتوں کے علاقائی دعوت الی اللہ کو آرڈی نیٹر ہیں۔ ان کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جرمنی نے جرمنی کے متعلق مضمون تحریر فرمایا ہے اور مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم امیر اور مشنری انچارج غانا نے غانا کے متعلق دعوت الی اللہ کی تفاصیل دی ہیں۔ اس کے بعد پبلک ریلیشنز یعنی آپس میں تعلقات کی اہمیت پر مولانا طاہر صلبی کا مضمون شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ صلبی صاحب شمال مشرقی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

صدر کلنٹن

امریکہ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ اور امریکہ کا صدر ملک میں جمہوری نظام ہوتے ہوئے بھی اتنے زبردست اختیارات کا مالک ہوتا ہے کہ اس کو اپنے ملک کا ہی نہیں دنیا بھر کا سب سے زیادہ طاقتور انسان سمجھا جا سکتا ہے۔ پچاس سالہ مسٹر بل کلنٹن کے بارے میں یہ دلچسپ خبر ملی ہے کہ ان کی فیملی یعنی خود صدر، ان کی بیگم، ہیلری اور بیٹی چلیسی۔ یہ فیملی سترہ لاکھ ڈالر کی مقروض ہو چکی ہے۔ اور صدر اور ان کی بیگم صاحبہ دونوں مل جل کر یہ قرضے اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیگم امریکی جرائد میں کالم لکھ کر پیسہ جوڑ رہی ہیں اور صدر صاحب نے رقم حاصل کرنے کے لئے ایک کتاب لکھ ماری ہے جس کی فروخت سے خاصی آمدنی متوقع ہے۔

یہ ہے کہ امریکہ کے صدر اور دنیا کے طاقتور ترین اور سب سے زیادہ بااختیار انسان کا حال! یہ بات سن کر ہماری یعنی تیسری دنیا کے لوگوں کے دلوں میں امریکہ کے صدر کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا ہو جانے لازمی ہیں۔ لیکن صرف ہمارے ہی جذبات کا یہ حال نہیں ہے خود امریکی عوام بھی تو اس سے متاثر ہوتے ہوں گے اور اگر وہ صدر صاحب کی کمزور مالی حیثیت سے متاثر ہو گئے اور ان کو ایک غیر معمولی ایمان دار اور دیانتدار شخص قرار دے دیا گیا تو 5- نومبر 1996- کو ہونے والے صدارتی انتخابات میں ان کو امریکیوں کی اکثریت کے ووٹ مل سکتے ہیں۔ اور یوں وہ دوسری چار سالہ مدت کے لئے ایک بار پھر دنیا کے سب سے زیادہ بااختیار اور طاقتور شخص بن سکتے ہیں۔

امریکہ میں صدارتی انتخاب کی موجودہ مہم میں 50 سالہ صدر کلنٹن کا مقابلہ 73 سالہ ری پبلیکن رہنما مسٹر باب ڈول سے ہے۔ جن کا دایاں بازو جنگی خدمات کی انجام دہی کے دوران ناکارہ ہو گیا تھا۔ رائے عامہ کے ابھی تک کے جائزوں کے مطابق صدر کلنٹن کو اپنے حریف پر برتری حاصل ہے۔ اگرچہ یہ برتری کوئی بڑی برتری نہیں۔ اور عالمی حالات و واقعات یا امریکہ کے اندر کوئی واقعہ اس تناسب پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

یاد رہے کہ امریکہ اور مغربی ممالک میں رائے عامہ کے جائزے بڑی محنت سے سائنسی طریق پر مرتب کئے جاتے ہیں۔ اور اس کے لئے زندگی کے ہر طبقے اور ملک کے ہر علاقے سے رائے حاصل کی جاتی ہے۔ تاکہ جو رائے سامنے آئے وہ سارے ملک کی مجموعی رائے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر و بیشتر رائے عامہ کے تجزیے انتخابات میں درست ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے رائے عامہ کے ان تجزیوں پر بہت حد تک اعتبار کیا جاتا ہے اور انتخابی امیدواران تجزیوں کی روشنی میں اپنی انتخابی مہم کا رخ متعین کرتے ہیں۔

صدر کلنٹن یتیم پیدا ہوئے۔ ان کے والد ان کی پیدائش سے چند ماہ قبل 28 سال کی عمر میں ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ صدر سے پوچھا گیا کہ پچاس سال کی زندگی میں ان کی سب سے بڑی کامیابی کیا تھی تو انہوں نے کہا کہ ہیلری کو شادی پر رضامند کرنا میری سب سے بڑی کامیابی تھی۔ انہوں نے اپنے خاندان کے امن و سکون بیوی اور بیٹی کے ساتھ بھرپور انڈر سٹینڈنگ اور خوبصورت گھریلو خاندان پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

امریکی اور یورپی معاشرے میں جہاں گھروں کا ٹوٹنا بہت بڑا روگ ہے۔ عام شہری کو اس بات سے بڑی تسکین حاصل ہوتی ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں وہ اپنے ملک بلکہ دنیا کے بہت سے معاملات کی قسمت تھما رہے ہیں وہ گھریلو طور پر مطمئن اور پر سکون ہے۔ کیونکہ جو شخص گھریلو معاملات میں پر سکون ہو وہ بیرونی معاملات میں زیادہ صحیح طریقے سے فیصلہ کر سکتا ہے۔ پھر جب ہر دوسرا تیسرا امریکی گھر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو تو ایک مطمئن اور پر سکون گھر کا حامل شخص ان کی مقبولیت کے خانے میں لکھا جاتا ہے۔

صدر کلنٹن کی چار سال کی کارکردگی میں اگرچہ کوئی غیر معمولی اور بڑی کامیابی تو نظر نہیں آتی لیکن چونکہ کوئی بڑی خرابی بھی پیدا نہیں ہوئی اس لئے صدر کلنٹن کے دور حکومت کو مقبولیت کے میدان میں کسی حد تک پسندیدہ ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔

مسٹر باب ڈول اس کوشش میں ہیں کہ وہ امریکہ کے عالمی کردار کو سامنے لا کر یہ قرار دیں کہ اب امریکہ کو اس سطح کی سپر پاور نہیں مانا جا رہا جیسے کہ وہ ماضی میں تھی۔ اس لئے وہ کلنٹن کے عراق پر حملے کو ناکافی قرار دے رہے ہیں لیکن ایک اور رائے یہ بھی ہے کہ امریکی عوام کی اکثریت خلیج میں امریکی کامیابیوں سے کچھ زیادہ خوش نہیں ہے سابق صدر بش خلیج میں تاریخ ساز کامیابی حاصل کرنے کے بعد صدارتی انتخاب میں شکست کھا گئے تھے۔ شاید اسی لئے امریکہ عراق پر تیسرا حملہ شروع کرنے کی بجائے اسے ڈرانے دھمکانے پر زیادہ توجہ دے رہا ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

ثانیہ بن چکی ہے۔ کجاوہ (عبادات) جو اس طرح سیکھی گئی ہوں اور کجاوہ عبادات جو ویڈیو پر آرام سے بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ اور پھر یہ بھی خیال آرہا ہوتا ہے کہ یہ ختم ہو اور ہم اپنی دلچسپی کا فلاں پروگرام دیکھیں، فلاں ڈرامہ شروع کر دیں، فلاں کھیل دیکھنے لگ جائیں، دونوں چیزوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے محض فرضی باتوں کے اوپر اپنے آپ کو خوش نہ کریں۔ ہر احمدی کو خود (عبادات) کے معاملے میں کام کرنا پڑے گا، محنت کرنی پڑے گی، اپنے نفس کو شامل کرنا پڑے گا، اپنے سارے وجود کو اس میں داخل کرنا پڑے گا تب وہ نسلیں پیدا ہوں گی جو خدا کے لئے (عبادت گزار) نسلیں ہوں گی۔

(از خطبہ 8- نومبر 1985ء)

بقیہ صفحہ 4

طرح کی تکالیف اور دکھ بھی ایسے افراد کو دیتے ہیں ایسے لوگ بھی سخت گناہ کماتے ہیں ان کو بھی اس کا احساس نہیں ہوتا کہ انہوں نے بھی کسی نہ کسی دن اپنے مالک حقیقی کے پاس پیش ہونا ہے۔ اپنے اعمال کا جواب دینا ہے ایسے لوگوں کی بھی ایسی تربیت کی ضرورت ہے کہ وہ برے کام چھوڑ کر اپنی اصلاح کریں اپنی زیادتیوں اور کئے ہوئے مظالم کی معافی پرودگار عالم سے مانگیں۔ شیخ سعدیؒ لکھتے ہیں کہ ایک بادشاہ کو کوئی بیماری تھی اس نے شیخ سعدیؒ کو دعا کے لئے گزارش کی جس پر انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے جیل خانہ میں ہزاروں بے گناہ قید ہوں گے ان کی بد دعاؤں کے مقابلہ میں میری دعا کب سنی جائے گی۔ تب اس بادشاہ نے سب قیدیوں کو رہا کر دیا۔ جس پر شیخ سعدیؒ نے دعا کی جس پر وہ تندرست ہو گیا اس بات سے بھی یہ سبق ملتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رحم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنا رحم نازل فرماتا ہے۔ دوسرے لوگوں پر ناروا سختی کرنا اور بداخلاقی سے پیش آنا ہرگز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ دراصل اس قسم کی سختیاں اور زیادتیاں کسی خاص غرض کے لئے کی جاتی ہیں۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر میرا مخلصانہ مشورہ یہی ہے کہ مجرموں اور ملزموں کو مذکورہ حربوں سے سزا دینے، ان کو تنگ کرنے کی بجائے ان کی اصلاح کی طرف توجہ دی جائے تا ایسے لوگ برے افعال ترک کر کے نیکی کا راستہ اختیار کریں حکومتوں کا بھی فرض بنتا ہے کہ مجرموں اور ملزموں، بلکہ بدکرداروں کی اصلاح کے لئے، ان کی تربیت کے لئے جو بھی بہتر سے بہتر اقدام ہوں اٹھائے۔ افراد کی اور قوم کی اصلاح پر بھرپور توجہ دیں اور اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ جس خدا نے ان کو کوئی مرتبہ عطا کیا ہے وہ چھین بھی سکتا ہے۔ اس لئے کرسی سے چپکنے کی بجائے نڈر ہو کر نیکی اور اصلاح کے راستے اپنائیں۔ کرسی کی حفاظت خود نہ کریں بلکہ یہ کام اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ جہاں تک کسی کو دکھ اور تکلیف دینے کا تعلق ہے، کسی کا دل دکھانے کا تعلق ہے چاہے اس کی بنا کچھ ہی ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ سخت ناپسندیدہ بات ہے۔ ذات پات کی بات ہو یا کردار کی۔ فرقہ بندی کی، ایمان کی یا اعتقاد کی۔ ہر ایک کو انسانیت کی نظر سے دیکھیں۔ جھگڑے، مارکٹائی، لڑائیاں قتل و غارت ترک کر دیں۔ محبت اور پیار کی فضا کو قائم کریں۔ آپ نے یہ کہاوت ضرور سنی ہو گی کہ بے شک مندر کو گرا دیں مسجد کو منہدم کر دیں مگر کسی کا دل نہ دکھائیں کیونکہ دل ہی وہ جگہ ہے جہاں پروردگار بستا ہے۔ پس کسی کے دل کو دکھانا بھی گناہ کبیرہ ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ پروردگار عالم ہی محض اپنے فضل سے ایسے حالات پیدا فرمادے کہ مجرم ہوں یا ملزم۔ بدکردار ہوں یا محض لوگوں کا دل دکھانے والے، یہ سب برے راستوں کو ترک کر کے نیکی اور اصلاح کے راستے اختیار کریں۔ انسان ہونے کے ناطے انسانوں سے محبت کرنا سیکھ لیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو تا ہر طرف محبت اور پیار ہو۔ ہر طرف سکون دل ہو۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 5

انگلستان کے علاقائی مربی ہیں۔ ان کے بعد چار صفحات نہایت دلکش اور حسین رنگین تصاویر ہیں اور ان کے بعد حضرت امام جماعت کی تقریر فرماتے ہوئے ایک تصویر اور حضرت صاحب کی تصویر کے بعد پھر تین صفحات رنگین تصویریں ہیں۔ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب جن کا تعلق بریڈ فورڈ کی جماعت سے ہے ان کا ایک مضمون خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق شائع کیا گیا ہے جس کے بعد بریڈ فورڈ کی جماعت کی تاریخ پیش کی گئی ہے۔ بریڈ فورڈ کی 1962ء سے 1996ء تک مجالس عاملہ کے نام بھی تحریر کئے گئے ہیں اور انگریزی حصے کا یہ آخری مضمون ہے۔ ہم البصیرت کے لئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف اسے قائم ودائم رکھے بلکہ بہتر سے بہتر مواد پیش کر کے اپنے علاقے کی جماعتوں کی تربیت کا بہترین انتظام فرمائے۔ اسے مدون کرنے والے طبع کرنے والے اور اس کی اشاعت کرنے والوں کے لئے بھی ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت بھی دے اور انہیں اپنی بہتر جزا سے نوازے۔

رسالے کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنی ہوں تو بیت الحمد 393 لیڈز روڈ- بریڈ فورڈ- بی- ڈی 3-9 ایل وائی یو- کے- سے رابطہ کریں (ن- س)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مسعود پاشا صاحب دفتر مشیر قانونی کے چچا سسر مکرم جمیل احمد خان صاحب پر دل کا دوسرا حملہ ہوا ہے جس کے بعد بلڈ پریشر بے حد گر گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 19- ستمبر 1996ء

12-00 رات۔ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ

1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ لائف سٹائل۔ المائدہ۔ شامی کباب

2-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت الرابع۔(دوبارہ)

3-00 عربی زبان سیکھئے۔

3-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ۔ نظم

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر۔

5-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)

6-00 درثمین۔ حصہ 8۔(دوبارہ)

6-30 متفرق پروگرام

7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ

8-00 عربی زبان سیکھئے (دوبارہ)

8-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔

9-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر۔

11-00 سندھی پروگرام۔

12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔ شامی کباب۔ (دوبارہ)

1-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)

2-00 اردو پروگرام۔ سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الہٰی کلاس۔ سابقہ کلاسیں (دوبارہ)

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں

4-30 چلڈرنز کارنر۔

5-00 چینی پروگرام(-) اصول کی فلاسفی

6-00 (شام) نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع (نیا)

7-00 کوئز پروگرام۔ از جامعہ احمدیہ ربوہ

7-30 الزامات کے جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (28-1-94) سیشن 8

8-00 لقاء مع العرب (نیا)

9-00 روسی پروگرام

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں

10-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت امام جماعت الرابع

11-00 جرمن پروگرام۔

بدھ 25- ستمبر 1996ء

12-00 رات-اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔

1-00 اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات۔

1-30 متفرق پروگرام۔

2-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 24-9-96 (دوبارہ)-

3-00 چینی زبان سیکھئے-

3-30 حکایات شیریں (نیا)-

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-

4-30 چلڈرنز کارنر-

5-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-

6-00 طبی معاملات- بچہ کی حفاظت حصہ سوئم- میزبان ڈاکٹر عالیہ عصمت مہمان ڈاکٹر امتہ الرقیب-

6-30 ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو محمد شفیق صاحب-

7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-

8-00 چینی زبان سیکھئے (دوبارہ)-

8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)-

9-00 ترجمہ کلام الہٰی از حضرت امام جماعت الرابع 24-9-96 (دوبارہ)-

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-

10-30 چلڈرنز کارنر-

11-00 روسی پروگرام-

12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-

12-30 متفرق پروگرام-

1-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-

2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام-

3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الہٰی از حضرت جماعت احمدیہ الرابع (سابقہ قسطیں (دوبارہ)-

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-

4-30 چلڈرنز کارنر-

5-00 افریقن پروگرام-

6-00 (شام) نیچرل کیور-ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت الرابع 25-9-96 (نیا)-

7-00 درثمین-حصہ 9-

7-30 متفرق پروگرام-

8-00 لقاء مع العرب (نیا)-

9-00 فرنچ پروگرام-

10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-

10-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت امام جماعت الرابع (نیا)-

11-00 جرمن پروگرام-

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد عیسیٰ ظفر صاحب آف احمد نگر نزد ربوہ مورخہ 8-9-96 کو بعمر 63 سال وفات پا گئیں۔ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے بیت المہدی ربوہ میں عصر کی عبادت کے بعد جنازہ پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم حکیم محمد رشید صاحب (رفیق بانی سلسلہ احمدیہ) آف گھنو کے جھ ضلع سیالکوٹ کی بیٹی اور مکرم محمد احمد ظفر صاحب کارکن دفتر خزانہ کی والدہ تھیں۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم عبد القادر صاحب بابت ترکہ مکرم صوبیدار عبد الحمید صاحب)

مکرم عبد القادر صاحب ابن مکرم صوبیدار عبد الحمید صاحب ساکن F-327 نشتر آباد راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ربوہ میں ان کے دو قطعات نمبر 20/50-21 محلہ دار العلوم شرقی برقبہ ایک کنال الاٹ شدہ ہیں۔ یہ دونوں قطعات میرے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ امتہ السلام صاحبہ (بیوہ)
2- محترمہ امتہ المنان صاحبہ (بیٹی)
3- مکرم عبد القادر صاحب (بیٹا)
4- مکرم فرخ حمید صاحب (بیٹا)
5- محترمہ امتہ المتین صاحبہ (بیٹی)
6- مکرم خالد محمود صاحب (بیٹا)
7- محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)
8- محترمہ امتہ النصیر صاحبہ (بیٹی)
9- محترمہ امتہ المنیر صاحبہ (بیٹی)
10- محترمہ ثمینہ کوثر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

نتیجہ مقابلہ سالانہ مقالہ نویسی اطفال

بعنوان "آنحضرت کا دشمنوں سے حسن سلوک"

اول- عدنان قیوم- علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

دوم- رفیق احمد بٹ- وحدت کالونی لاہور

سوم- مقصود احمد ریحان- اورنگی ٹاؤن کراچی

اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے- آمین- (مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

پتہ درکار ہے

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بھٹی وصیت نمبر 18663 ولد مکرم غلام رسول صاحب بھٹی نے 1966ء میں نبی سر روڈ- تھرپارکر سے وصیت کی تھی- 1994ء تک طلحہ بیکری اینڈ جنرل سٹور- موریا خان گوٹھ نزد مادام اپارٹمنٹ ایئرپورٹ چھوٹا گیٹ کراچی نمبر 11 کے پتہ پر خط و کتابت ہوتی رہی- اس کے بعد موصی کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں ہے- موصی صاحب اگر خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز پڑھیں تو مکمل ایڈریس دفتر ہذا کو لکھیں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ہیں "دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں اور اہل دنیا کی تعریف یا مذمت کا اسے کوئی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا-" یہ نہیں کہ دکھاوے کی خاطر تعریف سے بھی چھپتا پھرتا ہے اس کی بلاء سے ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی- ہوتی ہے تو معنے کوئی نہیں- بسا اوقات ایسا انسان کو تجربہ ہوتا ہے کوئی شخص جس نے کسی کے ساتھ نیکی کی ہو بعض دفعہ وہ اس کی تعریف میں خط لکھتا ہے تو جس نے واقعتاً اللہ کے لئے کی ہوتی ہے اس کو پرواہ کوئی نہیں ہوتی- یہ الفاظ اس کے دل میں کوئی کسی قسم کی بھی تحریک نہیں پیدا کرتے جو تعریف کو کرنی چاہئے کیونکہ وہ اپنی تعریف خدا سے وصول کر چکا ہوتا ہے- اس لئے دوسری دفعہ وہ وہی سودا کسی اور کو نہیں بیچتا- تو اس طرح انسان اپنی نیکیوں پر نظر رکھ سکتا ہے جیسے (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) نے باریک باریک مقامات پر نظر رکھتے ہوئے آپ کی راہنمائی فرمائی ہے-

"غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو" اب ایک اور مضمون شروع ہو گیا ہے "غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو- جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کرو گے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریاء کی ملونی نہ ہو اس وقت تک سلوک کی منزل طے نہیں ہوتی-" یعنی بعض ترک شر پر ہی نازاں ہوتے ہیں ہم نے فلاں بدی چھوڑ دی ہم نے فلاں بدی چھوڑ دی- فرمایا بدی چھوڑنا تو کوئی حقیقت نہیں ہے- کس نیکی نے اس بدی کی جگہ لی ہے یہ ہے اصل مضمون-

(از خطبہ 17- مئی 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے آرمی چیف جنرل جہانگیر کرامت سے اڑھائی گھنٹے طویل ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران ملک کی اقتصادی اور دفاعی صورت حال پر تبادلہ خیال ہوا۔ وزیر اعظم نے ملاقات کے بعد کہا کہ افواہیں پھیلانے والے ملکی سلامتی کے خلاف سازش میں شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض عناصر مخصوص مقاصد کے لئے بے چینی پھیلانا چاہتے ہیں جس سے دشمن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ موافق یا مخالفت حالات کے باوجود قومی سلامتی اولین ترجیح ہے۔ وزیر اعظم ہاؤس میں چیف آف آرمی سٹاف سے ملاقات کے دوران انہوں نے جنرل کرامت کو ظہرانہ دیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ملک ہر لحاظ سے مستحکم ہے۔ اور تمام رکاوٹوں کے باوجود ترقی کرتا رہے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکمران آخری دنوں میں معافیاں مانگتے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ پاکستان نادہندہ ہو سکتا ہے۔ بے نظیر عالمی بینک پر الزام لگا کر اپنی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتیں انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے احتساب کمیشن نہ بنایا تو ہم عدالت میں جائیں گے۔ صدر احتسابی کمیشن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ آئین میں ترمیم کر کے کمیشن بنایا جائے تو اپوزیشن تعاون کرے گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم نے سرے کے محل کے مسئلے پر بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری کے خلاف نا اہلی کا ریفرنس تیار کر لیا ہے۔ یہ محل بے نظیر بھٹو کی ملکیت ہے۔ بے نظیر عدالت میں نہیں گئیں مگر ہم تو جائیں گے۔ سپیکر نے ہمارا یہ ریفرنس آگے نہ بھیجا تو عدالتوں میں جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم صدر سے رابطہ کر رہے ہیں لیکن بے نظیر کی طرح سازش نہیں کریں گے۔ وزیر اعظم نے حالات کی وجہ سے رویہ بدل لیا ہے وہ آج کسی کے گھر جا رہی ہیں اور کسی کے پاؤں پکڑتی ہیں۔ بھٹو بھی آخری دنوں میں مفتی محمود کے پاس جا پہنچے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم صدر کو ان کا آئینی کردار یاد دلا رہے ہیں اس کے لئے میری ان سے ملاقات کی ضرورت نہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں پولنگ کے دوسرے مرحلے پر بھی پولنگ سٹیشن ویران رہے۔ شام کو فوج نے گھروں پر چڑھائی شروع کر دی۔ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ مساجد سے اعلان کرائے گئے کہ لوگ ووٹ ڈالنے کے لئے آئیں۔ پھر مایوس ہو کر گھروں سے خواتین کو زبردستی نکالنے لگے۔ بیج بہاڑہ میں 12 بجے تک صرف ایک ووٹ پڑا۔ دوسرے پولنگ سٹیشن پر 4 ہزار میں صرف 4 ووٹ پڑے۔

○ جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ مسلم لیگ شرارتی پارٹی اور نواز شریف غیر سنجیدہ سیاست دان ہیں۔ اپوزیشن کی تحریک جماعت اسلامی کی قربانیوں کی مرہون منت ہے۔ فوج ہی اقتدار اور چہرے تبدیل کرتی ہے۔ حکومت جانے کا وقت طے ہو چکا ہے 24۔ جون کو جماعت کا مظاہرہ تھا تو مسلم لیگ نے 23۔ کو ہڑتال کرا دی۔ 27۔ ستمبر کو کراچی میں ون ملین مارچ ہونا ہے مسلم لیگ (ن) نے 26۔ کو ریلی کی تاریخ دے دی۔ صوبائی سطح کے اجلاس میں "چھوٹے لیول" کے لوگوں کو قاضی حسین احمد اور جماعت پر تنقید کا حق حاصل نہیں۔ اے این پی اور ایم کیو ایم بھی نواز شریف سے ناراض ہیں۔

○ وزیر اعظم نے قومی اسمبلی میں بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ تین برسوں میں 3۔ ارب ڈالر کی غیر ملکی سرمایہ کاری ہوئی۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کے موضوع پر اپوزیشن کے ایک سوال پر وزیر سرمایہ کاری مسٹر آصف زرداری نے مہلت مانگی تو وزیر اعظم نے سوال کا خود جواب دیتے ہوئے وضاحت کر دی۔

○ پنجاب اسمبلی میں محتسب کا ادارہ قائم کی قرارداد منظور کر لی گئی۔ سرکاری ارکان نے اپوزیشن کی جانب سے پیش کردہ قرارداد ترمیم کر کے منظور کروالی تو حزب اختلاف نے اپنی ہی قرارداد کی مخالفت کر دی۔

○ کراچی میں چھاپوں کے بعد مرتضیٰ بھٹو کے قریبی ساتھی 25۔ افراد سمیت گرفتار کر لئے گئے۔ بھاری اسلحہ برآمد کر لیا گیا پی پی (بھٹو شہید گروپ) کے نائب صدر علی محمد سنارا کو عیدہ گاہ کے علاقے سے گرفتار کیا گیا۔ مرتضیٰ بھٹو رات بھر مختلف تھانوں میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انہیں تلاش کرتے رہے۔

○ کراچی میں پری انجینئرنگ پارٹ ون کے نتائج کے اعلان کر دیا گیا ہے۔ نتیجہ صرف 20 فیصد رہا۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کی نا اہلی کا ریفرنس سماعت کے بعد چیف الیکشن کمشنر کو بھجوا دیا ہے۔ سپیکر نے دو وکلاء کی طرف سے دائرہ کردہ ریفرنسوں میں سے ایک روک لیا۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور وٹو نے دعویٰ کیا ہے کہ میری حکومت بحال ہوئی تو سردار محمد عارف نکئی بھی میرے ساتھ ہوں گے نکئی کی سیاست ہمیشہ حکومت سے وابستہ رہی ہے۔ وہ حکومت کے خلاف کھڑا ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ارکان اسمبلی سے میری پرانی دوستیاں اور تعلقات ہیں ان کی بھاری اکثریت میری حمایت کرے گی۔

○ ملک کے قرضے 1700۔ ارب روپے سے بڑھ گئے ہیں۔

○ اہم ترین سرکاری ذرائع نے وزارت خزانہ سے انتہائی خفیہ دستاویزات پر ار آئی ایم ایف کے حوالے کرنے اور وزیر اعظم کے مشیر برائے خزانہ وی اے جعفری کے آئی ایم ایف کے نام خط کو افشا کر کے آئی ایم ایف کے حلقوں میں پاکستان کی ساکھ تباہ کرنے کے سیکنڈل کا انکشاف کیا۔ جس پر اعلیٰ ترین سرکاری حلقوں نے غیر معمولی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اس سے بین الاقوامی طور پر پاکستان کی ساکھ کو سخت دھچکا پہنچا ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے لندن میں فلیٹ خریدنے کے الزامات کے جواب میں کہا ہے ہمارے فلیٹوں کی جو نشاندہی کر دے وہی لے لے۔ یہ ڈس انفارمیشن ہے۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ آصف نے لندن میں کوئی فلیٹ نہیں خریدے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کے وکیل نے لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر وٹو کی برطرفی کو چیلنج کرنے کے کیس میں اپنے دلائل میں کہا کہ مسٹر وٹو کو ہٹانے کے لئے گورنر پنجاب نے اپنے اختیارات کا شاہانہ استعمال کیا۔ اگر کوئی اتھارٹی اپنے اختیارات قانونی طریقہ کار سے ہٹ کر استعمال کرے تو یہ بدنیتی ہے۔ وٹو کیس میں ایسے اقدامات کئے گئے ہیں جن کی قانون کے تحت ضرورت نہیں تھی۔ فاضل وکیل مسٹر ایس۔ ایم ظفر کے دلائل مکمل ہو گئے اب گورنر کے وکیل مسٹر فخر الدین جی ابراہیم اپنے دلائل پیش کریں گے۔

○ لاہور کے مشہور نیورو سرجن ڈاکٹر بشیر کے اغوا کے ملزم نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر بشیر کا اغوا اور برآمدگی بعض غیر متعلقہ پولیس افسروں کی ملی بھگت سے ہوئی۔

○ اپوزیشن نے احتساب کمیشن کے ایجنڈے پر قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ سپیکر کو ریکوزیشن جمع کروادی گئی ہے۔

○ اخباری مالکان کی دو تنظیموں میں اتفاق ہو گیا ہے۔ دونوں تنظیمیں اب اے پی این ایس کے پرانے نام سے مل جل کر حکومت کی طرف سے عائد کردہ ٹیکسوں کا مقابلہ کرنے کے لئے لائحہ عمل طے کریں گی۔

○ وزیر قانون این ڈی خان نے کہا ہے کہ اگر ملک کی معاشی صورت حال بد تر ہے تو اس کی ذمہ دار بھی اپوزیشن ہے۔ اب کراچی میں مکمل امن اور سیاسی استحکام ہے۔ انہوں نے کہا کہ فیروزہ بیگم سے زبردستی وفاداری تبدیل نہیں کرائی گئی۔

○ سیاسی وابستگی رکھنے والے اور افواہیں پھیلانے والے سرکاری افسروں کی فہرستیں بننا شروع ہو گئی ہیں۔ یہ فہرستیں تین ہفتوں میں مکمل ہو جائیں گی۔ مشکوک بیورو کریٹس کی ذاتی فائلوں کی چھان بین اور اثاثوں کی تفصیلات بھی معلوم کی جا رہی ہیں۔ حکمران جماعت کی قربت کا تاثر دینے والے بیورو کریٹس پر بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو عوامی مفاد کے منصوبوں تک محدود رکھیں۔

○ بھارت نے چکوٹھی سیکٹر میں سیز فائر لائن پر اگنی اور پرتھوی میزائیل نصب کر دیئے ہیں۔ ان کے ذریعے پاکستان کے کسی بھی شہر کو باآسانی نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر مسٹر پرویز الٰہی کے بیرون ملک جانے پر پابندی کا حکم معطل کر دیا ہے۔ یہ اجازت صرف ایک بار موثر ہو گی۔ آئندہ بیرون ملک جانے کے لئے عدالت سے رجوع کرنا ہو گا۔

○ "کوئی اقتصادی بحران نہیں ہے۔" وزارت خزانہ نے کہا سب اچھا ہے' کہہ کر رپورٹ وزیر اعظم کو بھجوا دی ہے۔ وزیر اعظم کی زیر صدارت اجلاس کے بعد رپورٹ آئی ایم ایف کو بھجوا دی جائے گی۔

دار القضاء کے فون نمبر کی تبدیلی

دار القضاء ربوہ کا ٹیلی فون نمبر 362 کی بجائے اب 212919 ہو گیا ہے۔ احباب کرام نوٹ فرمالیں۔

(ناظم دار القضاء)

تیسر سے جدید اور روایتی زیورات تیار کرائیں
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 213100

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا موثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ